

پہل کر یہ حقیقت خود واضح کر دی ہے۔

۱۱۔ شرح : میں نے مانا کہ تو نے ایک وجود کا حلقہ نیاز کان میں ڈال رکھا ہے، لیکن کیا غالب اسی کا غلام نہیں ؟ یہاں ہلال کو حلقے سے تشبیہ دی ہے۔

۱۲۔ لغات - بہ طرز استفہام : وہ سوال جو کسی بات کو سمجھنے کی غرض سے کیا جائے۔

شرح : میں جانتا ہوں، تو اس حقیقت سے واقف ہے کہ تیرا آقا اور میرا آقا ایک ہے، جیسی میں نے تجھ سے یہ سوال کیا، لیکن یہاں استفہام کو انکار می سمجھنا چاہیے، یعنی سوال سے مقصود اصل شے کا اثبات ہے، نہ کہ نفی۔

۱۳۔ لغات : برسبیل دوام : ہمیشہ کے لیے۔
شرح : اے چاند ! بادشاہ کی بارگاہ میں ہمیشہ کے لیے روشن آفتاب کو بار ہو تو ہو، مجھے اور تجھے تو یہ مرتبہ حاصل نہیں۔

۱۴۔ ۱۵۔ شرح : بھلا عید الفطر کی تقریب کے سوا حضور پر نور سے روشناس ہونے کا موقع کب ملتا ہے اور تجھے یہ منصب کہاں حاصل ہے ؟ میں اتنا جانتا ہوں کہ تو بادشاہ سے فیض یاب ہو کر پورا چاند یعنی بدر بن جانا چاہتا ہے۔ تو چاند بن، چاند بن، میں پوچھنے والا کون ہوں ؟ کیا تو جو انعام پائے گا، وہ بانٹ کر مجھے دے دے گا ؟ میرا اپنا معاملہ الگ ہے، کسی اور کے لین دین سے مجھے کیا کام ہے ؟

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ سارے قصیدے میں عموماً اور شعر ۱۶ میں خصوصاً میرزا نے اردو زبان اور حسن بیان کی عجب شان دکھائی ہے ایک مصرع میں تین جملے، جس کے مضمون سے رشک ٹپک رہا ہے۔ دوسرا مصرع طنز سے بھرا ہوا ہے۔ چاروں جملوں میں حسن انشاء، پھر خوبی نظم اور بے تکلفی ادا !